ص ۳۶ پر جھاڑ پھونک کو سنت قرار دیا گیا ہے، جو محل نظر ہے۔اس کی کوئی دلیل نہیں دی گئی ہے۔

کتابت وطباعت عمدہ ہے، البتہ کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں کھٹکتی ہیں، مثلاً ص ۱۳۱ پر آیت الکرسی میں بأذنہ کے بجائے من بعد اذنہ چھپ گیا ہے۔اسی طرح ص ۱۰۱ پر آخری سطر میں 'جنت' کی جگہ 'جنگ' درج ہوگیا ہے۔

فی الجملہ یہ دروس اس لائق ہیں کہ ان سے پورا استفادہ کیا جائے۔امید ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

(مجاہد شبیر احمد فلاحی)

مدارس کے نصابِ تعلیم میں قرآن کریم کا مقام
اور اس کا منہج تدریس

مرتب: مولانا رفیق احمد رئیس سلفی

ناشر: قرآن اکیڈمی، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، یوپی، ۲۰۰۷ء، ص: ۴۰۰، قیمت -/۱۵۰ روپے۔

قرآن وحدیث شریعت کے دو بنیادی ماخذ ہیں۔مسلمان جملہ مسائلِ حیات میں ان کی رہ نمائی کا محتاج ہے۔دینی مدارس میں شروع سے اس بات کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے کہ قرآن وحدیث کی بہتر انداز میں تعلیم وتدریس ہو، ان سے احکام ومسائل اخذ کیے جائیں اور علماءِ دین کی ایسی باصلاحیت ٹیم تیار کی جائے جو معاشرہ میں دینی رہ نمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔

عصر حاضر کے جدید مسائل، علوم کی ہمہ گیری، تعلیم وتعلّم کے بڑھتے وسائل اور ایجادات ومواصلات کی کثرت کے پیش نظر علماءِ دین کی مسلسل یہ کوشش رہی ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیم کو آسان اور موثر بنایا جائے، تاکہ ان سے احکام ومسائل اخذ کرنا آسان ہو اور لوگ ان کی برکتوں اور ثمرات سے مستفید ہوتے رہیں۔اسی طرح کی ایک کوشش صفا شریعت کالج، ڈومریا گنج کے ناظم مولانا عبدالواحد مدنی اور ان کے معاونین

کی طرف سے دوروزہ سمینار کی شکل میں سامنے آئی تھی، جو یکم و۲/ مارچ ۲۰۰۵ء میں کالج کے کیمپس میں منعقد ہوا تھا۔ پیش نظر کتاب اس سمینار میں پیش کردہ مقالات کا مجموعہ ہے، جسے مولانا رفیق احمد رئیس سلفی نے مرتب کیا ہے۔

اس مجموعہ میں عرضِ ناشر، گذارشاتِ مرتب، خطبۂ استقبالیہ اور افتتاحی خطاب کے علاوہ ۲۶ مقالات ہیں ۔ ان میں ملک کے بڑے مدارس : جامعہ سلفیہ بنارس، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ، جامعہ دارالسلام عمرآباد، مدرسۃ الاصلاح سرائے میر، جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور شیعی مدارس میں رائج قرآن کریم کے طریقۂ تدریس کا الگ الگ جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ جائزہ اُن حضرات کی طرف سے پیش کیا گیا ہے جو یا تو وہاں تدریسِ قرآن میں مشغول ہیں یا ان مدارس کے فیض یافتہ اور فارغ التحصیل ہیں۔ اس وجہ سے وہ بڑی حدتک غیر جانب دارانہ اور حقائق سے قریب تر ہیں۔ بعض مقالات میں اہم کتبِ تفسیر کے طریقۂ تدریس و استفادہ سے بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کی نمائندہ کتابوں کے طریقۂ تدریس پر دو مستقل علیٰحدہ مقالے ہیں۔ مدارس کے نصاب میں شامل اہم کتب تفسیر: تفسیر ابن جریر طبری، فتح القدیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر قرطبی، اور الاتقان فی علوم القرآن کے طریقۂ تدریس و استفادہ پر پانچ مقالے ہیں۔ ایک مقالہ میں اصول تفسیر پر ابن تیمیہؒ کے مشہور رسالے 'مقدمہ فی اصول التفسیر' کا تعارف اور اس کے مباحث کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک مقالہ میں مدارس اسلامیہ کے نصاب میں اصول تفسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مدارس عربیہ میں تدریس قرآن کی مطلوبہ ترجیحات، قرآن کی تدریس میں سائنسی تحقیقات سے استفادہ- کیوں اور کیسے؟ اور سنن ترمذی میں ابواب فضائل القرآن - ایک مطالعہ کے موضوعات پر بھی مقالات شامل ہیں۔ آخر میں سمینار کی تجاویز و سفارشات ۱۲ نکات میں بیان کی گئی ہیں۔

اس مجموعہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کی تحریریں شامل ہیں۔ ان تحریروں کو جوں کا توں شائع کردیا گیا ہے، ان میں